روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
منگل 18 نومبر 2014ء 24 محرم 1436 ہجری 18 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 260

صدائے قادیان

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالےٰ مدعائے قادیاں
وہ ہے خوش اموال پر ، یہ طالب دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں
گر نہیں عرش معلیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں
(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات میں حضرت مسیح موعود اور آپ کی اپنی زندگی کے بعض نمایاں پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے

حضرت مسیح موعود کی بچوں سے دلداری، صبر، قانون کی پابندی اور دینی آداب سے متعلق قابل تقلید واقعات

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود کو چھوڑ دے تو میں نہیں چھوڑوں گا اور پھر اس سلسلے کو دنیا میں قائم کروں گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 نومبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ کچھ واقعات بیان فرمائے جو حضرت مسیح موعود کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی طرح حضرت مصلح موعود کی اپنی زندگی کے بھی بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا بلکہ جب میں گیارہ سال کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتٰی کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔ حضرت مسیح موعود اپنے معاملات میں ہم بچوں کو بھی اور گھر کے ملازموں کو دعاؤں کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ پس جب وہ شخص جس کی سب دعائیں قبول کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا تھا، دوسروں سے دعائیں کرانا ضروری سمجھتا ہے تو باقیوں کو کتنا اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ قادیان میں بعض مخالفین نے بیت مبارک کے سامنے ایک دیوار کھینچ دی تا کہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے بیت مبارک میں نہ جاسکیں۔ بعض احمدیوں کو اس پر جوش بھی آیا اور انہوں نے دیوار کو گرا دینا چاہا مگر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہمارا کام صبر کرنا اور قانون کی پابندی اختیار کرنا ہے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کا بچوں سے دلداری، حکومت سے وفاداری کی تلقین اور قلم کے جہاد سے متعلق واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح رفقاء کا حضرت مسیح موعود کا ادب اور آپ کے مقام کا خیال رکھنے سے متعلق بھی حضرت مصلح موعود کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو ہمیشہ دینی آداب اور اخلاق کی طرف توجہ دینی چاہئے مگر ان کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے حالانکہ یہ چیزیں انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ حضور انور نے اس ضمن میں ایم ٹی اے پاکستان کی جانب سے بنائے گئے بعض ایسے پروگراموں کی طرف اشارہ کیا جن میں دینی اخلاق وآداب اور جماعتی روایات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ فرمایا کہ اس قسم کے پروگرام جو ربوہ سے بن کر آئیں ان کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے آئندہ سے ایم ٹی اے والے جو پاکستان میں ہیں ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ مربیان کو تو خاص طور پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے، ان کا اپنا ایک وقار ہے اور ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم نے اس وقار کو قائم کرنا ہے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بچپن کا کھیل سے متعلق ایک اور واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ کرکٹ کھیلنے کے لئے تشریف لائیں تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تمہارا گیند تو گراؤنڈ سے باہر نہیں جائے گا۔ لیکن جو کرکٹ میں کھیل رہا ہوں اس کا گیند دنیا کے کناروں تک جائے گا۔ اب دیکھ لو کہ کیا آپ کا گیند دنیا کے کناروں تک پہنچا ہے کہ نہیں۔ آج جماعت احمدیہ کا پیغام ساری دنیا میں پہنچ رہا ہے۔ پھر ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ بغیر محنت کے کوئی دنیا میں انسان عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ مخالفین کو بھی عزت اگر ملے گی تو وہ بھی میری وجہ سے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ادنیٰ تعلق فائدہ نہیں دیتا، اصل میں کمال ہی سے فضل ملتا ہے، بغیر اس کے انسان فضل سے محروم رہتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کامل طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے ڈال دے اور اس کے آستانے پر گرا رہے، تو اسے سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اس لئے ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ماننا ہے تو مکمل طور پر اس کے آگے اپنے آپ کو ڈالنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں اکثر توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیں بیعت میں آ کر دوسروں سے مختلف نظر آنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین، عبادات، اخلاق اور قانون کی پابندی میں امتیازی حیثیت حاصل ہونی چاہئے۔ تبھی ہم بیعت سے صحیح فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اہل اللہ پر جب تک تکالیف اور شدائد نہ آویں ان اخلاق کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔ اور جب انسان دنیاوی ہوا و ہوس اور نفس کی طرف سے بکلی موت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے تب اسے وہ حیات ملتی ہے جو فنا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ نصائح پر عمل کرنے کی اور آپ کی سیرت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مرحوم آف ملتان حال مقیم مانچسٹر یوکے کی وفات پر ان کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم محمود عبداللہ شبوطی صاحب آف یمن مربی سلسلہ کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

روز کی دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔“

(ملفوظات جلد1 صفحہ 309)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆..........☆..........☆

ضرورت استاد و سٹاف

نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی کو لیبارٹری اسسٹنٹ برائے بیالوجی کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے F.Sc بیالوجی ضروری ہے۔ اسی طرح F.Sc اور B.A/B.Sc کی کلاسز کو انگریزی پڑھانے کیلئے استاد کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ایم اے انگریزی اور تدریس کا تجربہ لازمی ہے۔ اس ادارہ میں خدمت کرنے کے خواہشمند اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ مع نقول تعلیمی سرٹیفیکیٹس اور قومی شناختی کارڈ کی کاپی خاکسار کو مورخہ 25 نومبر 2014ء تک خود تشریف لا کر جمع کرائیں۔ استاد کی آسامی کے لئے میٹرک تا ایم اے اسناد کی فوٹو کاپی اور تجربہ کا ثبوت بھی ضروری ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 3۔اکتوبر 2014ء

س: دینی تعلیم کے مقاصد کیا ہیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔"(دین حق) نے تعلیم کے دو حصے کئے ہیں اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا کی مخلوق سے ہمدردی کرے۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔"

س: دین حق کی صحیح تعلیم پیش کرنے پر دنیا کا کیسا ردعمل سامنے آتا ہے؟

ج: جب دینی تعلیم کی حقیقت قرآن کریم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے اور خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیھم کے نمونے کے حوالے سے پیش کی جائے تو ان پر حقیقت کھلتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ مخالف سے مخالف کے سامنے بھی جب احسن رنگ میں اچھے رنگ میں یہ تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔

س: آئرلینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے سپیکر کیسے آدمی ہیں؟

ج: آئرلینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے سپیکر سے ملاقات ہوئی۔ بڑے ملنسار اور کھلے دل کے اور انسانی ہمدردی رکھنے والے انسان ہیں۔ انصاف پسند شخصیت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جماعت سے تعارف ہے اور آپ کی جماعت کے کاموں کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اگرچہ یہ جماعت یہاں چھوٹی ہے لیکن بڑی فعال ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔

س: افریقہ میں جماعت کیسے خدمت کر رہی ہے؟

ج: جماعت جو خدمت کر رہی ہے افریقن ممالک میں اس کے بارے میں ان کو میں نے بتایا کہ کس طرح ہم ہسپتال سکول چلا رہے ہیں۔غریب لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہے ہیں اور دوسرے رفاہی کام جو ہیں وہ کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ بغیر کسی تفریق کے مذہب وملت کے ہو رہا ہے۔جس چیز نے ان کو حیران کیا وہ یہ تھی کہ جب میں نے ان کو بتایا کہ ہمارے سکولوں میں مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے لیکن اس میں آزادی ہے کوئی زبردستی نہیں۔ ہر مذہب کے طلباء اپنے اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

س: دہشت گردی کے بارہ میں دین حق اور عیسائیت کے بارہ میں کس قسم کا اظہار ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! دہشت گردی کے حوالے سے کہ بعض جگہ عیسائیوں کی طرف سے بھی ظلم ہوتا ہے لیکن عیسائیت کو کوئی الزام نہیں دیتا۔ عیسائیت کی طرف سے اگر کوئی غلطی ہو تو عیسائیت کو بدنام نہیں کیا جاتا لیکن ایک (۔) اگر کوئی غلطی کرتا ہے یا ظلم کرتا ہے تو (-) تعلیم کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

س: reception میں کتنے اور کن شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان تھے؟

ج: تقریباً ایک سو سے زائد یہ مہمان تھے جن میں سے پانچ ممبران نیشنل پارلیمنٹ، دو سینیٹر، سٹی کونسل کے ممبر، چیف سپرنٹنڈنٹ گالوے پولیس، بشپ گالوے اور ان کے نمائندے، کونسلرز، استاد، ڈاکٹر، انجینئرز اور وکلاء آئے ہوئے تھے۔

س: جان ریبٹ نے اس ریسپشن کے بعد کیا تبصرہ کیا؟

ج: ایک مہمان سیاستدان جان ریبٹ کہتے ہیں کہ آج کی تقریب نے مجھے up lift کر دیا ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرا دین حق کے بارے میں نظریہ یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔آپ کی باتیں سن کے مجھے پتا لگا کہ دین حق واقعی پر امن محبت و پیار اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور رواداری رکھنے والا مذہب ہے۔

س: ڈپٹی میئر گالوے کاؤنٹی نے ریسپشن کے بعد کیا تبصرہ کیا؟

ج: ڈپٹی میئر گالوے کاؤنٹی نے کہا کہ مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئرلینڈ اور بالخصوص گالوے شہر احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے۔

س: مائیکل پیک اٹ کس عہدے پر ہیں اور انہوں نے ریسپشن پر کیا تبصرہ کیا؟

ج: ڈپٹی سپیکر نیشنل پارلیمنٹ مائیکل پیک اٹ نے کہا۔ بڑی خوبصورت تقریب تھی محبت اور امن کے بارے میں حضور کا خطاب میرے لئے بہت حوصلہ افزاء ہے اور اس خطاب سے پتا چلتا ہے کہ محبت کے پیغام میں کتنی طاقت ہے۔

س: ایجوکیشن فاؤنڈیشن ڈبلن کی ڈپٹی پرنسپل نے کس قسم کا تبصرہ کیا؟

ج: ایجوکیشن فاؤنڈیشن ڈبلن کی ڈپٹی پرنسپل کہتی ہیں کہ مجھے بیت الذکر کا نام مریم رکھنا بڑا اچھا لگا۔اور اس خطاب سے مجھے پتا چلا کہ دین حق میں مریم کا کیا مقام ہے اور قرآن کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت دلکش نکتہ ہے جو ان تمام عیسائیوں کو بتانا چاہئے جو دین حق کے خلاف بولتے ہیں۔ دین حق کے متعلق مجھے اتنا علم نہ تھا لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر اب مجھ پر دین حق کا انتہائی اچھا تاثر قائم ہو گیا۔

س: جرنلسٹ خاتون مسز برتھا کا بیان درج کریں؟

ج: ایک جرنلسٹ خاتون مسز برتھا آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ آج سے پہلے میں دین حق سے بالکل واقف نہ تھی۔ میں نے آج کا سارا دن بیت الذکر مریم میں گزارا ہے اور خلیفہ کا خطبہ جمعہ اور بیت الذکر مریم کے حوالے سے افتتاحی خطاب سنا ہے۔ میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دین حق امن کا مذہب ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ احمدی لوگ کس قدر خوش مزاج ہیں۔ پس یہ نمونے ہیں جو متاثر کرتے ہیں۔

س: آئرش خاتون کے تأثرات درج کریں؟

ج: آئرش خاتون کہتی ہیں کہ دین حق کے متعلق مجھے زیادہ علم نہ تھا۔ لیکن خلیفہ نے جس دین حق کا بتایا ہے وہ تو بالکل مختلف ہے وہ دین حق تو محبت اور امن کا پر کشش پیغام دیتا ہے۔

س: ایک مہمان کونسلر نے کیا تبصرہ کیا؟

ج: ایک مہمان کونسلر کہتے ہیں کہ یہاں آنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ سارے (۔) ایک ہی طرح کے ہیں۔ لیکن خلیفہ کا خطاب سن کر میں بہت متاثر ہوا۔ بالخصوص امن کا پیغام اور آپ کا یہ ماٹو دیکھ کر کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے اور دنیا کو آجکل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ دین حق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔

س: ایک خاتون کونسلر نے اپنے تأثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

ج: ایک خاتون کونسلر نے کہا کہ میرے خیال میں جب ہم اس تقریب میں آئے ہیں تو ہر شخص کچھ نہ کچھ ٹنس (tense) ضرور تھا لیکن جب خلیفہ نے اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر کر دیا کہ یہاں پر موجود بعض لوگ دین حق کے متعلق خوف وخدشات رکھتے ہوں گے تو جونہی خلیفہ نے اس بات کا اظہار کیا تو ہر ایک مطمئن سا ہو گیا اور بڑے آرام سے پھر یہ خطاب سنا۔

س: گالوے کاؤنٹی کی ڈویژن کی پولیس چیف سپرنٹنڈنٹ کے تأثرات درج کریں؟

ج: گالوے کاؤنٹی کی ڈویژن کی پولیس چیف سپرنٹنڈنٹ کہنے لگے کہ اس میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے اور مجھے بخوبی علم ہے کہ جماعت احمدیہ شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتی دوسرے مذہب کو برداشت کرنے کا درس دیتی ہے۔ پھر کہتے ہیں جماعت احمدیہ کو میں بحیثیت پولیس افسر یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو ہر قسم کا تحفظ دیا جائے گا۔

س: ایک عیسائی مسٹر فنٹن کا بیان درج کریں؟

ج: مسٹر فنٹن صاحب آئے ہوئے تھے۔ دورے سے پہلے بھی کام کرتے رہے بعد میں بھی انہوں نے مجھے نمازیں پڑھاتے جمعہ پڑھاتے بھی دیکھا۔ کہتے ہیں کہ میں مذہباً کیتھولک ہوں اور چرچ جاتا ہوں لیکن یہاں آکر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی آ رہی ہے مجھے بیت الذکر آ کر ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ چرچ میں تو مجھے آج تک خدا نہیں ملا لیکن جب سے یہاں میں نے خلیفۃ المسیح کو نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے تو مجھے یہاں خدا نظر آ رہا ہے مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔

س: ریڈیو اور ٹی وی میں نشریات کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ان کا ایک ٹی وی TG4 ہے اس میں خبر نشر ہوئی۔ اس میں مجھے خطبہ دیتے ہوئے دکھایا گیا۔ پورے ملک کا چینل ہے اور ایک اندازے کے مطابق یہاں تقریباً پانچ ملین لوگ اس کو دیکھتے ہیں یا کہہ لیں پوری آبادی دیکھتی ہے۔ پھر آر ٹی ریڈیو چینل ہے، آر ٹی ٹی وی سکائی پر بھی آتا ہے ان کی سننے والوں کی تعداد بھی ایک ملین ہے انہوں نے خطبہ جمعہ اور حضور کا انٹرویو بھی ریکارڈ کیا تھا جس کو انہوں نے اپنے پروگرام میں تقریباً اسی طرح دکھا بھی دیا بغیر کسی ایڈٹ کرنے کے۔ پھر آر ٹی ون کے نمائندے جنہوں نے انٹرویو لیا تھا کو میں نے کہا تھا کہ دین حق تو یہ سکھاتا ہے کہ کسی کا حق نہ مارو کسی کی حق تلفی نہ کرو کسی پر زیادتی نہ کرو اور ہم تو دین حق کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور اسی بنیاد پر یہ ہمارا ماٹو ہے ہمیں دین حق نے یہ سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور رب للعالمین ہے تمام جہانوں کا رب ہے سب کو پالنے والا ہے اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں تو جب ایک رب ہے۔ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور ایک نبی ہے جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دین حق کی تعلیم میں کہیں بھی کسی کا حق مارنے اور ظلم کرنے کا ذکر ہو۔

س: گالوے کا ایف ایم ریڈیو اور اخبار آئرش ٹائمز نے جماعت کے بارہ میں کیا بتایا اور حضور انور نے ان کا تعارف کیسے کرایا؟

ج: فرمایا! پھر گالوے ایف ایم ریڈیو ہے اس نے بھی نشر کیا ان کی سننے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ پھر آئرلینڈ کا نیشنل اخبار ہے آئرش ٹائمز اس نے بھی خبر دی 29 ستمبر کو اور تقریباً پونے صفحے کی خبر تھی، تصویروں کے ساتھ، بڑی بیت الذکر کے ساتھ میری تصویر کے ساتھ دی۔ انٹرویو بھی لیا تھا اس نے آ کے۔ اس اخبار کے قارئین جو ہیں ایک لاکھ اکیاسی ہزار ہیں اور انٹرنیٹ پر تقریباً چار لاکھ چوراسی ہزار سے زائد لوگ اس کو وزٹ کرتے ہیں پڑھتے ہیں۔

س: حضور انور نے کن تین مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرمہ ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ آف آئرلینڈ۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب کھوسہ آف میر پور خاص۔ مکرمہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ آف امریکہ

☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

گالوے (آئرلینڈ) میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت "بیت مریم" کا افتتاح

الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بیت کی تعمیر، اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی بیت ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح موعود کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس بیت سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ بیوت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہے نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ

یہ بیوت جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار دین حق ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری بیوت کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں

ہماری بیوت اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی مومن پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے

بیوت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے

اب دعوت الی اللہ اور احمدیت کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ پس بیت بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہوگی جس پر حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں

اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی مومن مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں حیا اور پردہ بھی ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 ستمبر 2014ء بمطابق 26 تبوک 1393 ہجری شمسی بمقام مریم گالوے آئرلینڈ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ التوبہ کی آیت 18 تلاوت کی اور فرمایا۔ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں گے۔

الحمدللہ آج ہمیں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ (-) کی پہلی (بیت) میں اللہ تعالیٰ جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس (بیت) کی تعمیر، اس کا قیام ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ گو یہ چھوٹی سی (بیت) ہے لیکن اس بات کا اعلان ہے کہ مسیح (موعود) کے ماننے والے یہاں سے خدائے واحد کی وحدانیت کا پانچ وقت اعلان کریں گے اور اس میں حاضر ہو کر خدائے واحد کی پانچ وقت عبادت بجالائیں گے۔ اس (بیت) سے اس آواز کو بلند کریں گے کہ (بیوت) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی جگہ ہیں نہ کہ کسی فتنہ اور فساد کی آماجگاہ۔ یہ (بیوت) تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو ربّ العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ جس نے ماضی میں بھی ہر قوم کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ آج بھی اپنی ربوبیت سے دنیا کو فیضیاب کر رہا ہے اور جو آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا چلا جائے گا، فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ اس کی ربوبیت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لئے ہے۔

پس اس لحاظ سے مسیح (موعود) کے ماننے والوں کی (بیوت) اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی ربوبیت کا ادراک حاصل کرنا ہے تو مسیح (موعود) کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو ہی یہ حقیقی رنگ میں حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ (بیوت) اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہم تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دُور کرنے کے لئے (دین) کی اس خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت، پیار، صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ (بیوت) اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ و جدل کی، نہ کہ تلوار اور توپ کی۔ ہر (بیت) جو ہم تعمیر کرتے ہیں اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ اس (بیت) میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے۔ یہ ہماری (بیوت) اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے لئے قربانی کرنے کے لئے جہاں اپنوں کے لئے ان کے دل رحم کے جذبات سے پُر ہیں وہاں دشمن کی دشمنی بھی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق کی ادائیگی سے نہیں

روکتی۔ یہ (بیوت) جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار (دین) ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری (بیوت) کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے (بیت) میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ (-) ہے یا غیر (-)۔ ہماری (بیوت) اور اس میں آنے والا ہر احمدی اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ہر حقیقی (مومن) پر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ہے اور فرض ہے اور اس ذمہ داری کا ادا کرنا اس کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنی (بیت) کی حفاظت کرنا۔ ہماری (بیوت) ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مومن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ ایک مومن اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے ملک وقوم کا وفادار نہ ہو۔

غرض کہ بیشمار باتیں ہیں جو (بیوت) سے حقیقی رنگ میں وابستہ ہونے والوں سے یہ مطالبہ کرتی ہیں کہ (بیوت) کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق صحیح رنگ میں ادا ہوں۔ اور یہ تمام باتیں کرنے کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیا ہے اور ان تمام باتوں کے کرنے کے لئے ہمیں ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اپنے عمل اور اسوہ حسنہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ہے۔ انسانیت کی قدریں قائم کرنے اور محبت، سلامتی اور امن کے قیام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے قائم کئے۔ یہ صرف کہنے کی باتیں نہیں ہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک موقع پر آپؐ نے عیسائیوں کو ان کی عبادت کے وقت اپنی مسجد 'مسجد نبوی' میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔

(السيرة النبوية لابن هشام صفحه 396 امر السيد والعاقب و ذكر المباهلة (صلاتهم الى المشرق) مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت 2001ء)

اور یہی وہ حقیقی (دینی) تعلیم ہے جس کو اس زمانے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق نے اپنے اوپر لاگو کرنے کا حکم دیا۔ یہی وہ حقیقی (دینی) تعلیم اور عمل ہے جس کی چند مثالیں مَیں نے پیش کیں۔ جن کے کرنے اور پھیلانے کا ہمیں حکم دے کر اور ہم سے توقع کر کے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود نے فرمایا کہ اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی تم (بیوت) بناؤ گے (دین) کے تعارف اور (دعوت الی اللہ) کے نئے راستے کھولتے چلے جاؤ گے۔ لوگوں کی (دین) کی طرف توجہ ہوگی۔ اس کی خوبصورت تعلیم انہیں اپنا گرویدہ کرلے گی اور یوں تمہاری تعداد بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہی مقصد ہے جس کے لئے ہمیں اپنی (بیوت) بنانی چاہئیں اور ہم بناتے ہیں۔ یہی وہ تعلیم ہے جس کو آج میڈیا کے ذریعہ دیکھ کر اور اس کا علم پا کر دنیا ہماری طرف متوجہ ہوتی ہے۔ ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان جب دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو شدت پسند گروہ ہیں جو مار دھاڑ اور بلا امتیاز قتل وغارت میں لگے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایک جماعت ہے جو محبت، پیار، صلح اور امن کے لئے کوشش کررہی ہے۔ ایک طرف تو ایسے نام نہاد (-) کی (۔) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر گالیاں اور غلاظتوں سے بھرے ہوئے جذبات کے اظہار کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف صرف امن اور صلح کی بات کی جاتی ہے اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ باتیں اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں۔ لوگوں کو تجسّس پیدا ہوتا ہے کہ ان دو قسموں کے (-) میں فرق کیوں ہے؟ اور پھر یہ تجسّس آجکل کے جدید میڈیا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی طرف مائل کرتا ہے۔

پرسوں ڈبلن پارلیمنٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کچھ ممبران پارلیمنٹ سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ایک ان میں سے کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی ہے وہ دوسرے (-) میں نظر نہیں آتیں اور یہ معلومات جماعت کے بارے میں بڑی گہرائی میں جا کر میں نے لی ہیں اور کہنے لگے کہ یہ سب معلومات لے کر مَیں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ اب جماعت احمدیہ ڈبلن میں بھی جلد (بیت) بنائے تا کہ یہ محبت اور اعلیٰ قدروں کا پیغام اس شہر میں بھی پھیلے جو میرا شہر ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ دنیا کو بتا رہا ہے کہ صرف تصویر کا ایک رخ دیکھ کر (دین) کے بارے میں غلط رائے قائم نہ کرو بلکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھو جو حقیقی رخ ہے جس کو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت پیش کرتی ہے۔

پس اس بات پر ہمیں خوش نہیں ہوجانا چاہئے کہ ہم نے یہاں (بیت) بنالی اور آج دنیا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے آپ کی (بیت) دیکھ لی۔ آپ بھی دنیا کو کہنے کے قابل ہوگئے کہ ہمارے پاس بھی (بیت) ہے۔ ایک فنکشن شام کو بھی ہو جائے گا انشاء اللہ اور اس میں پڑھے لکھے طبقے کو آپ کی (بیت) دیکھنے کا موقع ملے گا یا یہ لوگ (بیت) کی خوبصورتی کی تعریف کردیں گے یا تعریف کی جانی شروع بھی ہوگئی ہوگی۔ یا مختلف وقتوں میں شاید مختلف لوگ اس شہر کے بھی اور باہر سے بھی (بیت) کا وِزٹ کرنے آئیں اور آپ خوش ہو جائیں کہ اتنے لوگوں یا اتنے گروپوں نے وزٹ کیا ہے اور بس آپ نے سمجھ لیا کہ ہم نے اپنا مقصد حاصل کرلیا ہے۔ یہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بہت سی باتیں ہیں جس کا اعلان آپ اس (بیت) کے ساتھ کررہے ہیں۔ یہ سب باتیں ایک بہت بڑی ذمہ داری آپ پر ڈالنے والی ہونی چاہئیں۔ پس ان ذمہ داریوں کی طرف یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے کہ کس طرح یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے؟

جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں کہ (بیت) کا کردار کیا ہے اور ہماری (بیوت) سے کیا اعلان ہوتا ہے۔ کس طرح ہم نے حقوق اللہ بھی ادا کرنے ہیں اور حقوق العباد بھی ادا کرنے ہیں۔ اگر ان کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں تو ہمارے دعوے بھی کھوکھلے ہوں گے۔ ہمارے نعرے اور اعلان بھی دنیا کو دھوکہ دینے والے ہوں گے۔ ہم صرف زبانی باتوں اور پراپیگنڈے سے دنیا والوں کو خوش تو کررہے ہوں گے لیکن جو ہماری زندگی کا مقصد ہے خدا کو راضی کرنا اور اس کی رضا کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنا، اس طرف ہماری توجہ نہیں ہوگی۔

میں نے شروع میں جو آیت تلاوت کی تھی اس میں بھی خدا تعالیٰ نے (بیوت) کو آباد کرنے والوں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اس آیت کی وسعت خانہ کعبہ سے نکل کر ہر اس (بیت) تک پھیلتی چلی جاتی ہے جو ان خصوصیات کے حامل لوگوں سے آباد ہوتی ہے جن کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو ایمان لانے والوں میں شامل ہیں۔ ان مومنوں میں شامل ہیں جن کے ایمان کے معیار اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمائے ہیں۔ فرمایا کہ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہ۔ یعنی مومنوں کی محبت سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ کوئی دوسری دنیاوی محبت ان پر غالب نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ دنیاوی مفاد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ یہ نہیں کہ اپنے کام کے بہانے کر کے نمازوں کو انسان بھول جائے۔ مالی مفاد کا فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لے لے۔ یہ کام کرتے وقت انسان کو سوچنا چاہئے کہ میری محبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ہے یا دنیاوی مفادات سے؟ اگر دنیاوی چیزیں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے دُور لے جارہی ہیں تو دنیا کی محبت غالب آرہی ہے۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے (یعنی اللہ کے) غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے پیارا ہے۔ وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔''

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 534 مکتوب نمبر 120 مکتوبات بنام حضرت منشی رستم علی صاحب، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس یہ بڑی قابل غور بات ہے۔ کہنے کو تو ہر (-) یہی کہتا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے، مجھے رسول سے محبت ہے۔ اسی لئے مرنے مارنے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ کبھی کسی (-) کے منہ سے ہم یہ نہیں سنیں گے کہ مجھے خدا یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں ہے۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہیں۔ صرف نماز کو ہی لے لیں۔ ہمیں جائزے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نمازوں کا حق ادا کر کے نمازیں پڑھتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے جواب یہ ہیں کہ تین نمازیں یا چار نمازیں پڑھتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو نماز کی ادائیگی میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ جیسے ایک بوجھ گلے سے اتار رہے ہوں۔ نماز جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے اور اس سے محبت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی ہم سنوار کر نہیں کررہے تو محبت کے تقاضے ہم پورے نہیں کر

رہے۔ پھر ایمان لانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہیں اللہ اور رسول کسی فیصلے کے بارے میں بلاتے ہیں، کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

پس ہر ایک کو اس معیار کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنا جائزہ ہی ہمیں اپنی حالتوں کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے بے شمار احکام دیئے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ لکھا ہے کہ یہ سات سو حکم ہیں۔ اور جو اُن کو نہیں مانتا، ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ مجھ سے دُور ہو رہا ہے اپنا تعلق مجھ سے کاٹ رہا ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس اللہ تعالیٰ پر ہمارا ایمان تب مکمل ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر رہے ہوں گے۔ پھر ہم کہتے تو یہ ہیں کہ ہم آخرت پر ایمان لاتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ یہ آخرت پر ایمان کا دعویٰ صرف منہ کی باتیں ہیں کیونکہ اگر آخرت پر ایمان کامل ہو تو انسان بہت سے گناہوں اور حقوق کے غصب کرنے سے بچتا ہے۔ ہم دنیاوی قانون کے خوف سے تو بہت سے کام کرنے سے رُک جاتے ہیں کہ پکڑے گئے تو کیا ہوگا اور افسروں کی اطاعت بھی ہم ان کے خوف سے کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے غلط کام ہم میں سے بہت سے اس لئے کرتے ہیں کہ آخرت کے بارے میں باوجود دعوے کے ہم سوچتے نہیں۔ بہت سے ہم میں سے اگر کبھی خشوع سے نمازیں پڑھ بھی رہے ہوں گے تو اس لئے پڑھتے ہیں کہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے دعا کریں۔ دنیاوی مقاصد ان میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (بیوت) میں بعض اس لئے بھی آ جاتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ اتنا عرصہ ہوا (بیت) میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ (بیوت) کو آباد کرنے والے قیام نماز خدا تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں۔ باجماعت نمازیں، ان کی پابندی، وقت پر ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی عبادتیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتی ہیں۔ ان کی مالی قربانیاں بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ انہیں کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ انہیں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی نظر آتی ہے۔ ہر قدم ان کا ہدایت کے نئے سے نئے راستوں کی طرف اٹھتا ہے۔ ہر راستہ ان کے لئے فلاح کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ کامیابیوں کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہدایت انہیں کامیابیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ انہیں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر یہ احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے مومنین عطا کئے ہیں جن کے ایمان کے دعوے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا مقصد ہوتا ہے اور یہی راز ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ من حیث الجماعت ترقی کی منازل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پس ان فضلوں کا حصہ بننے کے لئے، (بیت) کی آبادی کا حق ادا کرنے کے لئے، جیسا کہ مَیں نے کہا ہم میں سے ہر ایک کو ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ کوئی احمدی مرد عورت ایسا نہ رہے جو اس ترقی کی برکات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے سے محروم رہے۔ ہمارے خوف دنیاوی خوف نہ ہوں بلکہ اگر کوئی خوف ہو تو اس محبت سے بھرا ہوا ہو کہ ہمارا پیارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس اس (بیت) کے بننے کے بعد جب دنیا کی نظر ہم پر ہوگی تو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ ہمیں اپنے عملوں کو (دینی) تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہوگی، تبھی ہم (بیت) دیکھ کر اس طرف متوجہ ہونے والوں کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے۔

(بیت) کے بعد (دعوت الی اللہ) اور احمدیت...... کے تعارف کے نئے راستے کھلیں گے اور کھل بھی رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ آئیں گے، دیکھیں گے۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت کی (بیت) بنتی ہے تو لوگ، سکولوں کے بچے بھی اور دوسرے گروپس بھی، آتے ہیں۔ آجکل کیونکہ بعض (۔) کی حرکات کی وجہ سے دنیا کی نظر (۔) کی طرف بہت ہے اس لئے جیسا کہ مَیں نے کہا تجسّس بہت بڑھ گیا ہے۔ جب ہمارے عملوں اور ہماری حالتوں سے وہ (دین) کی تصویر کا حقیقی رخ دیکھیں گے تو یقیناً متأثر ہوں گے۔ پس (بیت) بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔ میں اس لئے یہ بار بار کہہ رہا ہوں کہ اب آپ چھپے ہوئے نہیں رہے۔ کبھی زمانہ تھا کہ جب آئرلینڈ کی جماعت چھوٹی سی تھی اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ اب آپ لوگ ان لوگوں میں نہیں رہے جن کو لوگ جانتے نہیں۔ (بیت) کی خوبصورت عمارت اور بلند مینار ہر روز آپ کو دنیا سے متعارف کروا رہے ہیں۔ اور اس کا آج افتتاح اور شام کو جیسا کہ میں نے کہا انشاء اللہ غیر (-) یا غیر (از جماعت) کے ساتھ جو فنکشن ہے اس تعارف کو ہر طبقے میں لے جائے گا۔ اخبارات نے کچھ لکھنا بھی شروع کر دیا ہے۔ مزید خبریں انشاء اللہ آئیں گی جو جماعت احمدیہ کے بارے میں، حقیقی (دین) کے بارے میں اس ملک کے لوگوں کو مزید آگاہ کریں گی اور یہ (بیت) صرف گالوےؔ کے لوگوں کے لئے توجہ کا مرکز نہیں رہے گی بلکہ دوسرے شہروں کے لوگ بھی آپ کے بارے میں جانیں گے اور موقع ملا تو یہاں آ کر (بیت) دیکھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ یہی ہمارا مختلف جگہوں پر تجربہ ہے۔ گویا جیسا کہ مَیں نے کہا آپ کی (دعوت الی اللہ) میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اس کے لئے ہر احمدی کو علمی لحاظ سے بھی تیاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دینی اور علمی جوابات دے سکیں اور عملی حالتوں کو بھی اس معیار کے مطابق لانے کی ضرورت ہوگی جس پر حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں اور جس کے بارے میں مَیں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ معیار کیا ہے؟ وہ معیار قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اپنے ایسے نمونے قائم کرنا ہے کہ یہاں کے رہنے والے خود بخود آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ اس ملک میں بھی مذہبی رجحان بہت زیادہ ہے۔ یورپ میں یہ ملک ہے جس میں ابھی تک امیر لوگ بھی، دنیادار بھی، غریب بھی اپنے عیسائی ہونے کے حوالے دیتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ ہم مذہبی ہیں اور حضرت عیسیٰ کے حوالے سے عیسائیت کو اپنا نجات دہندہ مذہب سمجھتے ہیں۔ ان کو ہم نے بتانا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے برحق نبی تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے سپرد مفوّضہ کام کو احسن طریق پر سرانجام دے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اصل طاقتوں کا مالک اور تمام جہانوں کا رب خدائے واحد و یگانہ ہے جس کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی عبادت کی اور آپ کی پاکیزہ والدہ حضرت مریم نے بھی عبادت کی اور پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری اور کامل شریعت لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں۔ اور یہی شریعت کامل اور نجات دلانے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہے اور دنیا و آخرت سنوارنے کا ذریعہ بننے والی ہے لیکن صرف دعویٰ کرنے سے نہیں بلکہ اس شریعت پر عمل کرنے سے۔ ان کو بتانا ہوگا کہ (دین) کے زندہ مذہب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مسیح موعود آ چکے ہیں جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ سے ملایا۔ وہ خدا جو ہماری دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے جو اپنے وعدے کے مطابق اپنے نشانات بھی دکھا رہا ہے۔ پس اب دنیا کی بقا اس مسیح موعود کو ماننے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق اس مسیح موعود کی آغوش میں آنے سے ہی پیدا ہوگا۔ لیکن کیا ہم یہ باتیں دوسروں کو بغیر کسی جھجک کے کہہ سکتے ہیں یا ہمیں رک کر سوچنا پڑے گا کہ کہوں یا نہ کہوں؟ کیا اگر دوسرے نے مجھے قبولیت دعا کا چیلنج دے دیا تو میں اس حالت میں ہوں کہ اسے قبول کروں۔ کیا میرا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ کیا میں خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کا احساس کئے بغیر اور انہیں نبھائے بغیر مَیں کس طرح دنیا کو دعوت دے سکتا ہوں۔ دنیا کو کس طرح بتا سکتا ہوں کہ ع

یارو مسیح جو آنے کو تھا وہ تو آ چکا

کیا لوگ مجھے پوچھیں گے نہیں کہ تمہارے اندر اس مسیح نے کیا تبدیلی پیدا کی ہے جو تم مجھے پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کا لالچ دے کر اس مسیح موعود کو ماننے کی طرف توجہ دلا رہے ہو۔ تمہارا اپنا خدا تعالیٰ سے کتنا تعلق پیدا ہو گیا ہے جو تم مجھے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونے کا لالچ دے کر مسیح موعود کو قبول کرنے کی دعوت دے رہے ہو۔ تمہارا دین تمہیں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اس کی عبادت کر کے ادا کرو بلکہ تمہارے تو قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا کی عبادت کرنا ہے اور اسی لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ کتنی نمازیں ہیں جو تم باجماعت ادا کرتے ہو؟ تم نے (بیت) تو خوبصورت بنا لی لیکن اس کی خوبصورتی تو نمازیوں کی حالت سے ہے۔ ان سے ہی چمک اُور ابھرتی ہے۔ کیا تم لوگ پانچ وقت نمازیں (بیت) میں پڑھتے ہو؟ کیا تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہو؟ قرآن کریم تو تمہیں کہتا ہے کہ تم ...... ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو کیونکہ تم نیکیوں کی تلقین کرتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ پوچھنے والے ہمیں پوچھیں گے کہ کیا

صرف تلقین کرنے سے تمہارا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اگر نہیں تو پہلے اپنے جائزے لو کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو اس پر تم عمل بھی کر رہے ہو۔ پوچھنے والے پوچھیں گے کہ رشتے داروں اور لوگوں سے حسن سلوک کی تم باتیں کرتے ہو لیکن تمہارے اپنے عمل کیا اس کے مطابق ہیں۔ اپنی امانتوں کی ادائیگی اور عہدوں کے پورا کرنے کی تم باتیں کرتے ہو کیا امانتوں کا حق ادا کرنے اور عہدوں کو پورا کرنے کے تم سو فیصد پابند ہو۔ تم قربانی اور عاجزی کی باتیں کرتے ہو لیکن کیا اس کا اظہار تمہارے ہر قول و فعل سے ہو رہا ہے۔ تم یہ تو کہتے ہو کہ (دین) ہمیں حسن ظنی کی تعلیم دیتا ہے لیکن کیا اس حسن ظنی کو تم نے اپنی روزمرّہ زندگی پر لاگو بھی کیا ہوا ہے یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ قرآن کریم ہمیں سچائی پر قائم رہنے کی بڑی تلقین کرتا ہے لیکن کئی مواقع پر تو میں نے دنیاوی فوائد کے حصول کے لئے تمہیں خود جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ کوئی بھی ہمیں کہہ سکتا ہے اگر ہمارا عمل اس کے سامنے ہے۔ تم کہتے ہو کہ (دین) تعلیم دیتا ہے کہ اپنے غصے کو دباؤ اور عفو کا سلوک کرو۔ تعلیم تو بڑی اچھی ہے لیکن کیا تم اپنے روزمرّہ کے معاملات میں ان باتوں کا اظہار بھی کرتے ہو۔ تم (دین) کی ایک بڑی خوبصورت تعلیم مجھے بتا رہے ہو کہ عدل و انصاف کو قائم رکھنے کے لئے تمہارا معیار اتنا اونچا ہونا چاہئے کہ دشمن کی دشمنی بھی تمہیں اس سے بے انصافی کرنے اور اس کا حق غصب کرنے پر نہ اکسائے لیکن کیا تم دوسروں کو معاف کرنے اور انصاف کے قیام کے لئے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہو اور اس کا حوصلہ رکھتے ہو۔ تمہارے سارے احکامات جو قرآن کریم کے حوالے سے تم بتاتے ہو بڑے اچھے اور خوبصورت ہیں لیکن کیا تم ان پر عمل کر رہے ہو۔ تم دوسرے (-) کے بارے میں تو کہہ دیتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو نہیں مانا اس لئے ان کی یہ حالت ہے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا اُن سے اظہار نہیں ہوتا اور وہ اس کے الٹ کام کر رہے ہیں۔ لیکن تم نے جو مسیح موعود کو مانا ہے تمہارے تو ہر عمل کو تمہارے کہنے کے مطابق قرآنی تعلیم کے مطابق ہونا چاہئے۔ اگر نہیں تو پھر تم ہمیں کس روحانی اور عملی انقلاب کی طرف بلا رہے ہو۔ جیسے تم ویسے ہم۔ ہمارے میں اور تمہارے میں فرق کیا ہے۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں احمدی، احمدی کی حیثیت سے جانا جاتا ہے وہاں اس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ وہ صرف احمدی نہیں رہتا بلکہ مسیح موعود کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک احمدی کے کسی بُرے عمل کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ حضرت مسیح موعود کی ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور جب یہ سب کچھ پیش نظر ہوگا تو ہر احمدی احمدیت کا سفیر بن جائے گا۔ ہر تعارف اس کو دنیا کی نظروں میں اتنا بڑھائے گا کہ وہ آپ کی طرف لپک کر آئے گا۔ آپ حضرت مسیح موعود کا نمائندہ بن جائیں گے۔ (دعوت الی اللہ) کا حق ادا کرنے والے بن جائیں گے۔ دنیا والوں کی دنیا اور آخرت سنوارنے والے بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن جائیں گے۔ پس اس کے حصول کے لئے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو باجماعت اور سنوار کر ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ (بیت) کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ فرائض کے ساتھ نوافل کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ہم بڑے شوق سے یہاں کے رہنے والوں کو بتاتے ہیں کہ ہم نے اس بیت کا نام بیت مریم رکھا ہے کیونکہ لوگ حضرت مریم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ ہم انہیں یہ کہتے ہیں کہ حضرت مریم تمہیں بھی پیاری ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں لیکن صرف حضرت عیسیٰ کی ماں ہونے کی وجہ سے وہ ہمیں پیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بھی دیکھ کر ان پر پیار کی نظر ڈالی اور مومنوں کو کہا کہ تم مریم جیسی خصوصیات پیدا کرو۔ مریم نے اپنی ناموس کی حفاظت کی اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والی تھیں۔ وہ راستباز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔

پس ہر حقیقی (مومن) مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے ان مومنانہ صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے۔ میں یہاں ان احمدی لڑکیوں اور عورتوں کو بھی کہوں گا کہ اگر یہاں کے لوگ حضرت مریم کی عزت کرتے ہیں اور صرف عزت ہی کرتے ہیں اور ان صفات کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے جو ان میں تھیں تو یہ ان کی کمزوری ہے۔ ایک حقیقی (مومن) مرد اور عورت کو تو حضرت مریم کی طرح اللہ تعالیٰ کا حقیقی فرمانبردار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان حکموں میں سے حیا اور پردہ بھی ایک حکم ہے جس کا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ اپنے حیادار لباس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کے مطابق زندگیاں گزارنے اور حقیقی مومن بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ دنیا میں ڈوبنے کی بجائے عبادتوں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کو ادا کرنے والا بنائے۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کے لئے پیدا کر دی ہے'' یعنی حضرت مسیح موعود کا آنا۔ ''مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا''۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جو توفیق دیتا ہے۔ ''یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمے سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 185-184۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اس چشمے سے زیادہ سے زیادہ ہم فیضیاب ہونے والے بنتے چلے جائیں اور پھر اس فیض سے دنیا کو بھی فیضیاب کرنے والے ہوں۔

مَیں اس (بیت) کے کچھ کوائف بھی بتا دوں۔ دنیا میں اس طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ مَیں نے ستمبر 2010ء میں اس کی بنیاد رکھی تھی اور زمین کا کل رقبہ 2400 مربع میٹر ہے تقریباً پونہ ایکڑ، پونے ایکڑ سے تھوڑا سا کم۔ بہرحال جو (بیت) کا مسقّف حصہ ہے وہ 217 مربع میٹر ہے اور یہ جگہ 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی تھی۔ اس میں ایک مکان بھی بنا ہوا تھا۔ پھر اس کی تعمیر پر تقریباً گیارہ لاکھ یورو کے اخراجات آئے ہیں۔ مین ہال اور دوسری جگہوں کو ملا کے ان میں تقریباً دو سو کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس (بیت) سے ملحقہ دو دفاتر بھی ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ایک مکان بھی تھا جو تین کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کچن وغیرہ بھی بنا ہوا ہے۔ سترہ گاڑیوں کی پارکنگ کی بھی گنجائش ہے۔ پھر اس کے ساتھ یہ جو جگہ ہے اس کی لوکیشن (Location) بڑی اچھی ہے۔ قریب ہی یہاں گھوڑ دوڑ ہوتی ہے، ریسنگ گراؤنڈ (Racing ground) ہے جہاں سے یہ (بیت) بڑی اچھی طرح نظر آتی ہے۔ مشہور تہوار یہاں ہوتا ہے اور مشہور شخصیات بھی اس گھوڑوں کی دوڑ میں شامل ہونے کے لئے آتی ہیں۔ اس میں یہاں کے تقریباً چالیس ہزار لوگ شامل ہوتے ہیں اور وہاں سے (بیت) کا نظارہ بھی بڑا خوبصورت ہے تو اس لحاظ سے بھی (بیت) کا تعارف بڑھے گا کیونکہ باہر سے بھی لوگ یہاں آئیں گے اور یہ کافی آباد علاقہ ہے۔ یہاں سے تقریباً روزانہ ہی سینکڑوں کی تعداد میں لوگ گزرتے ہیں۔ سٹوڈنٹس کی ایک رہائشگاہ بھی یہاں قریب ہی ہے۔ گالوے ایئرپورٹ بھی دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب بعد میں دو اور مکان بھی خریدے گئے ہیں جو بالکل پیچھے دیوار کے ساتھ لگتے ہیں اور ان کی بھی اچھی اکاموڈیشن (accommodation) ہے۔ بہرحال یہ سارا کمپلیکس جو ہے اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے لوگوں کو اس (بیت) کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین ﴿1﴾

(73 سال کی عمر میں)

مکرمہ شہناز نصیر صاحبہ سابقہ نگران قیادت شمالی اسلام آباد تحریر کرتی ہیں۔

محترمہ خالدہ شریف صاحبہ G-8/2 اسلام آباد نے 73 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ معمولی اردو پڑھنا جانتی تھیں۔ قرآن کریم پڑھنے کی خواہش تھی۔ مکرمہ سعدیہ عثمان صاحبہ صدر لجنہ نے رغبت دلائی اور ہمت کر کے ان کو یسرنا القرآن قاعدہ شروع کروا دیا۔ صدر صاحبہ اور ایک ممبر لجنہ مکرمہ سعیدہ ظفر اعوان صاحبہ کی نگرانی میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے 6 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر کے عمدہ مثال قائم کر دی کہ قرآن کریم سیکھنے کیلئے عمر کی رکاوٹ نہیں۔ 13 ستمبر 2014ء کو آپ کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ خاکسارہ نے ان سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ کاوش قبول فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد شاہد ڈوگر صاحب کارکن دفتر نظامت جائیداد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاشق طیب صاحب مرحوم دارالیمن شرقی ربوہ بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مہروز احمد صاحب جڑانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ماسٹر طارق احمد صاحب ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد 6 سال تک مثانے کے کینسر میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 12 اکتوبر 2014ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم ناصر احمد گورایہ صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے احمدیہ قبرستان جڑانوالہ میں پڑھائی اور احمدیہ قبرستان جڑانوالہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ آپ بطور ایس ایس ٹی سکول ٹیچر گورنمنٹ بوائز سکول 353 گ ب جڑانوالہ میں فرائض ادا کر رہے تھے۔ مرحوم ہر رمضان میں پورے روزے رکھا کرتے تھے۔ ہر ایک کے دکھ سکھ میں شامل ہونے والے ایک مخلص احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم شہروز احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ ریحانہ عینی صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانے والی روح کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد سیال صاحب 7 اگست 2014ء کو جرمنی میں بعمر 42 سال وفات پا گئی۔ 11 اگست کو ناصر باغ گروس گراؤ میں مربی سلسلہ محترم احسن فہیم بھٹی صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اسی شام 4 بجے شالی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری اللہ بخش کاہلوں صاحب مرحوم کی نواسی تھیں۔ مرحومہ نیک، دعا گو، خوش اخلاق، ہر وقت مسکراتی اور خدمت کے لئے ہر دم تیار رہتی تھیں۔ جماعت کے ساتھ گہری وابستگی تھی اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ 8 سال تک اپنے حلقہ کی صدر لجنہ رہیں۔ 2009ء سے اب تک سٹی صدر لجنہ لوکل امارات گروس گیراؤ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 3 بیٹے، ایک بیٹی، والدین، ایک بہن اور ایک بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ اس غم کی گھڑی میں بہت سے احباب وخواتین ہمارے گھر تشریف لائے اور دنیا بھر سے بذریعہ فون ہمارے دکھ میں شریک ہوئے اور ہماری ڈھارس بندھائی ہم سب تہہ دل سے ان کے مشکور ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے درجات بلند کرے۔ جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اس کے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے لودھراں، بہاولپور اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

سپورٹس کمپلیکس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

ناصر سپورٹس کمپلیکس دارالرحمت غربی میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت درج ذیل کھیلوں کی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں تمام خدام، اطفال اور انصار استفادہ کر سکتے ہیں۔

1۔ سکواش 2۔ ٹینس 3۔ مارشل آرٹس

4۔ ہیلتھ کلب (باڈی بلڈنگ)

☆ موسم گرما میں سوئمنگ پول کی سہولت بھی موجود ہے۔

اسی طرح ایوان محمود میں درج ذیل کھیلوں کا انتظام ہے۔

1۔ بیڈمنٹن 2۔ ٹیبل ٹینس 3۔ کیرم بورڈ

☆ ہائیکنگ کا تمام سامان بھی ایوان محمود سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ ان تمام کھیلوں کے لئے ممبر شپ فارم ایوان محمود اور ناصر سپورٹس کمپلیکس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ملازمت کے مواقع

پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز، سینئر ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز اور سیکنڈری سکول ایجوکیٹرز کی آسامیوں کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔ www.nts.org.pk

میزان بینک کو پاکستان میں اپنی مختلف برانچوں کیلئے برانچ مینیجرز اور آپریشن مینیجرز کی ضرورت ہے۔ تفصیلات و آن لائن درخواست جمع کروانے کے لئے وزٹ کریں۔

http://jobs.meezanbank.com

پاکستان انسٹیٹیوٹ فار پارلیمنٹری سروسز (PIPS) کو ایڈیشنل ڈائریکٹر آئی ٹی، ڈپٹی ڈائریکٹر، بی اینڈ اے، ریسرچ آفیسرز، لیجسلیٹیو آفیسر، پرائیویٹ سیکرٹری، سٹینو ٹائپسٹ اور گارڈ کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرن شپ پروگرام کے تحت ینگ پروفیشنلز سبجیکٹ ایکسپرٹ کیلئے فریش امیدواروں سے بھی درخواستیں مطلوب ہیں۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کو کنٹریکٹ / ایڈہاک بیس پر مختلف ڈیپارٹمنٹس کے لئے ٹیکنیشنز کی ضرورت ہے۔

لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکاؤنٹس، سب انجینئر سروے اور ڈیٹا انٹری آپریٹر کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کے لئے 9 نومبر 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

تقریب شادی

مکرم مبارک احمد شاہ صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سیدہ سائرہ احمد صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 6 اگست 2014ء کو مکرم خضر احمد صاحب ابن مکرم دبیر احمد صاحب کے ہمراہ ناروے کے ایک مقامی ہال میں منعقد ہوئی۔ مکرم ملک محمود ایاز صاحب نے دعا کروائی۔ ان کے نکاح کا اعلان مورخہ 25 اگست 2013ء کو مبلغ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر بیت الفضل لندن میں ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ دلہن محترم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم کی پوتی، محترم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم آف سمبڑیال کی نواسی اور مکرم میاں عبدالرحیم صاحب آف پولا صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اسی طرح دلہا مکرم شیخ عبدالرشید صاحب کا پوتا، مکرم ملک محمد خان صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ اور حضرت شیخ عبدالحق صاحب اور حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد والے رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ مورخہ 14 اگست 2014ء کو بیت الفتوح لندن میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مکرم منصور احمد شاہ صاحب UK نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔ آمین

ضرورت رضا کار

عبدالسلام ریسرچ فورم کے تحت ہونے بائیوسائنسز کے پراجیکٹس کیلئے درج ذیل صلاحیت رکھنے والی رضا کار خواتین کی ضرورت ہے۔

اردو، انگلش، میں ٹرانسلیشن اور ٹائپنگ کرنا جانتی ہوں۔

رابطہ نمبر: 047-6212473,215448

husban.ahmad@nazarattaleem.org

(ناظر تعلیم)

ضرورت ڈرائیور

ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ڈرائیور کے لئے لازمی ہے کہ ضلع فیصل آباد سے تعلق رکھتا ہو اور ان کے پاس LTV کا لائسنس موجود ہو۔ ایسے احمدی احباب جو یہ ملازمت کرنا چاہیں اپنی درخواست (صدر صاحب حلقہ کی سفارش اور اصل شناختی کارڈ اور لائسنس کی فوٹو کاپی) مورخہ 28 نومبر 2014ء تک درج ذیل نمبر پر رابطہ کر کے جمع کروائیں۔

0321-7613420:

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

تیز آواز سے کان اور دماغ متاثر ہونے کا خدشہ

ایک تحقیق کے مطابق تیز شور پیدا کرنے والی آوازوں کی وجہ سے انسان کا دماغ اور کان متاثر ہو سکتے ہیں۔

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تیز شور کی آوازوں سے کان میں سماعت کرنے والے خلیے متاثر ہوتے ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ قوت سماعت کی کمزوری سے انسان کے دماغ کی استعداد میں بھی فرق پڑتا ہے اور سماعت کی کمزوری کے باعث دماغ میں ابلاغ کرنے کی صلاحیت والا حصہ متاثر ہوتا ہے اور کمزور سماعت والے افراد کو عموماً بولنے میں بھی دشواری کا سامنا ہوسکتا ہے۔ یونیورسٹی آف ٹیکسس نے اس سلسلے میں ایک تجربے کا اہتمام کیا۔

اس تجربے میں چوہوں کو تیز اور شور والی آوازوں کے ماحول میں رکھا گیا۔ جہاں سائنس دانوں نے چوہوں کے دماغوں کے اس حصے کا جائزہ لیا جو آوازوں سے متعلق حرکات کا ذمہ دار ہے۔ دماغ کے اس حصے کو Auditory Cortex کہتے ہیں۔ سائنس دانوں کو معلوم ہوا کہ جن چوہوں کو تیز آوازوں کے ماحول میں رکھا گیا تھا ان کا Auditory Cortex متاثر ہوا اور وہ پہلے کی نسبت آوازوں کو پورے طور پر نہیں جانچ پا رہے تھے اور دماغ کے اس حصے کی کارکردگی پہلے کی نسبت محض ایک تہائی رہ گئی تھی۔

سائنس دانوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ دماغ کے جو حصے آوازوں کو جانچ رہے تھے وہ بھی مکمل طرح فعال نہیں تھے اور یہ عمل سست روی سے پورا کر رہے تھے۔ (وائس آف امریکہ 4/اگست 2014ء)

انار کولیسٹرول کم کرنے میں معاون

ماہرین طب کہتے ہیں کہ انار کولیسٹرول کم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ امریکی ماہرین کہتے ہیں کہ انار میں کئی کیمیائی اجزاء ہوتے ہیں جو انسانی صحت کے لئے نہایت مفید ہیں اور جسم میں قوت مدافعت بھی بڑھاتا ہے۔ اس میں پایا جانے والا وٹامن سی ہڈی اور جوڑوں کو بھی مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(اردو ٹائمز 3/اکتوبر 2014ء)

عطیہ خون۔ خدمت خلق بھی

اور عبادت بھی

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کو جاری ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس پودے کی آبیاری کرنے والے ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1913ء میں جاری فرمایا تھا۔

خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ الفضل فوری طور پر ادا فرمادیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر میعاد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک یا طاہر مہدی وڑائچ کے نام منی آرڈر ارسال فرمادیں تاکہ دفتر کو VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ طاہر مہدی وڑائچ کی طرف سے آئے گی۔ اس نام کی VP وصول کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔نومبر

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 نومبر 2014ء

8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2009ء
9:40 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری
پنجیبی
ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز سوٹ
فورسیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567,6213767

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

طارق انٹیریئر چنیوٹ
Tariq....... Interiors®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Centre, Faisalabad Road
Tehseel Chowk, Chiniot 009247-6334620
طالب دعا: لیاقت علی: Cell:0331-7790690

سیل۔ سیل۔ سیل لیلن کی تمام ورائٹی پر سیل
لیلن سوٹ تھری پیس =/750 روپے
مردانہ ولیڈیز کراچی کی گرم اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے۔
محمود کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
طالب دعا:۔ محمد مسعود احمد طارق
0345-7965783,047-6211452

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science | Engineering | Management
Medicine | Economics | Humanities
Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com